"لیگ کے اربابِ اقتدار جو عیش کی آغوش میں پلے ہیں اسلام جیسے بے خوف دین اور مسلمانوں جیسے مجاہد گروہ کے سردار نہیں ہو سکتے۔ لیگ میں بجز سرمایہ کی کشش کے رکھا ہی کیا ہے۔ قربانی وایثار سے لیگ کا جیب و داماں بالکل تہی ہے۔ لیگ انگریزی استعمار کے امیر شکاریوں کی ٹیم ہے۔ اس سے غریب مسلمانوں کی گلو خلاصی ضروری ہے۔ لیگ کے اکابر کے قول و عمل میں اختلاف نہیں تضاد ہے۔ ہمیں ان کے قول سے اختلاف نہیں ان کے عمل سے نفرت ہے۔" (مفاہیم)

موجودہ صورتحال:

لیگ کے اکابر کی زندگی یورپین سولائزیشن میں ڈھلی ہوئی تھی جس کا عملاً اسلام سے کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں تھا اور اب بھی مسلم لیگ اور پی پی پی کی یہی صورت حال ہے۔ ہماری ان کی اچھی باتوں پر جنگ نہیں مثلاً: انسانی فلاح بہبود، اقلیتوں کو اُن کی آبادی کے تناسب سے حقوق دینا، پاکستان کو ایٹمی طاقت بنانا وغیرہ لیکن ہمیں تو لیگیوں اور پیپلیوں کے اعمال سے نفرت ہے۔ بات چل نکلی ہے تو دار ورسن تک پہنچے، ماضی کے تجربوں کو علماء پھر دھرا رہے ہیں لیگ بھی اپنی پرانی جگہ پر ہے اور پی پی کا کنگ کریسی کا کلچرل رُول ادا کر رہی ہے اور ہم احرار پھر تیسری اعتدال کی راہ پر گامزن ہیں۔ جاگیردار، سرمایہ دار اور رافضی، مرزائی پھر سے لیگ اور پی پی پی کو مالی سپورٹ دے رہے ہیں۔ تاریخ دھرائی جارہی ہے۔ احرار کو بھی اپنا رول ادا کرنا ہے پہلے بھی ہمارے مخالفین کی رائے غلط تھی اب بھی غلط ہے —— فیصلہ اللہ کے ہاں ہوگا۔

** بقیہ صفحہ ۶۱

بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بتائے ہوئے طریقہ سے ہو، حضورؐ کے طریقہ سے ہٹ کر کسی دوسرے ذریعہ سے نفاذِ اسلام کی جدوجہد خود اپنے آپ کو دھوکہ دینے کے مترادف ہے۔ دین اپنے نفاذ کے لئے کفریہ نظاموں کے سہاروں کا محتاج نہیں۔"

آپ نے آخر میں فرمایا کہ احرار ختم نبوت سنٹر کا قیام ایک خوشخبری ہے اور ان دینی اداروں کے قیام کا مقصد انسانوں کو جوڑنا ہے توڑنا نہیں، یہی دین کا مقصد ہے ہم احرار کارکن دین والوں کو جوڑنے کی محنت کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں کامیابی عطا فرمائیں اور توڑنے والوں کو ناکام فرمائیں (آمین یا رب العالمین)

تقریب کے اختتام پر دونوں بزرگوں نے احرار ختم نبوت سنٹر اور دار العلوم ختم نبوت کا سنگِ بنیاد نصب فرمایا اور حضرت مولانا خان محمد مدظلہٗ کی رقت انگیز دعاؤں سے تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا جسدِ اطہر

جنّت البقیع سے چوری کرنے کا خوفناک منصوبہ

ضیاء الحق نے اپنی بصیرت سے ناکام بنا دیا

ایک عالم نے خواب دیکھا جس کی

تعبیر حیرت انگیز طور پر ضیاء الحق نے اپنی بصیرت سے کی اور اپنے اقدام سے امت مسلمہ کو ایک فتنے سے بچالیا

یوسف سیّد

پچھلے دنوں محترم استاذی پروفیسر مرزا محمد منور صاحب کی معیت میں جناب اقبال سہیل صاحب سے چند ملاقاتیں ہوتی رہیں ۔ جناب اقبال سہیل صاحب اصلاً پاکستانی ہیں مگر برسوں سے مشرق وسطیٰ میں مقیم ہیں آپ جہاں قدیم اسلامی علوم میں درک رکھتے ہیں وہاں جدید عالمی تحاریک 'علوم سے بھی واقف ہیں آپ کے سینے میں ایک ایسا دل دردمند موجود ہے جس نے دین کی خاطر اپنے آپ کو وقف کر رکھا ہے میری اقبال صاحب سے جتنی ملاقاتیں ہوئیں' میں نے انہیں ہمیشہ امت مسلمہ کے مسائل اور معاملات پر ہی گفتگو کرتے پایا میں ان کی محفل میں ہمیشہ امت مسلمہ کو درپیش مشکلات اور خدشات ہی کو زیر بحث دیکھا ۔۔ اکثر امت مسلمہ کے مستقبل کے بارے میں باتیں رہیں ــــــــ سطور ذیل میں بھی میں انکے حوالے سے ایک ایسا واقعہ قلمبند کر رہا ہوں جس کا تعلق امت مسلمہ کے مجاہد و غازی شہید جنرل ضیاء الحق سے ہے اور یہ واقعہ شہید صدر کے عاشق رسول اور خادم دین ہونے پر دال ہے ــــ نیز ایک ایسا ایمان افروز واقعہ ہے جس کو سن کر قرون اولیٰ کے مسلمانوں خاص طور پر صلیبی جنگوں کے ہیرو نور الدین زنگی کی یاد تازہ ہو جاتی ہے میں اس واقعہ کو بزبان اقبال سہیل من و عن تحریر کر تا ہوں۔

اقبال سہیل صاحب نے ذکر کیا کہ ۱۹۸۵ء میں عالم اسلام کے ایک عظیم مفکر اور صاحب طرز ادیب مراکش جاتے ہوئے مدینہ منورہ کے اور حاضری کے دوران شدید تھکاوٹ کے باعث مسجد نبوی میں "ریاض الجنہ" میں بیٹھ گئے اور اسی غفلت کے عالم میں آنکھ لگ گئی اور انہوں نے حضور سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی آپؐ اداس تھے ۔۔ وہ عظیم مفکر و ادیب ہڑبڑا کر اٹھے اور یہ سمجھے کہ آپؐ کی خود مسجد نبوی میں حاضری کی طبعی حالت ہے ۔ پھر بیٹھے اور دوبارہ آنکھ لگنے پر دوبارہ حضور سرور کائنات کی زیارت کا شرف حاصل ہوا اور اس بار بھی آپؐ اداس تھے چنانچہ اٹھ کر انہوں نے جلدی میں وضو کیا۔ نماز نفل پڑھی اور بہت روئے ان کی سمجھ میں کچھ نہ آیا مدینہ میں موجود اہل علم سے رجوع کیا کوئی تعبیر پیش نہ کر سکا

امریکی اخبار "ہیرالڈ ٹریبون" اور عرب جریدے "المجلہ" میں اس واقعہ کی رپورٹ شائع ہوئی

چنانچہ انہوں نے اپنے آگے کا سفر شروع کیا رمضان المبارک کا مہینہ تھا وہاں کی علمی کانفرنس اور شہر مراکش کی علمی مجلسوں سے فارغ ہو کر انہوں نے وہاں جمع دنیا اسلام کے ممتاز اہل علم اور اہل فکر سے اس غیر معمولی واقعہ کا ذکر کیا جو بھی سنتا تھا پریشان ہو جاتا تھا آخر موصوف نے مراکش کی ایک ممتاز عالم و فاضل شخصیت سے اس کا ذکر کیا انہوں نے یہ خواب سننے کے بعد مفکر موصوف کی خدمت میں دوسرے روز فجر کی نماز کے بعد شہر ہی کی مسجد میں ملنے کا وعدہ کیا دوسرے روز عالم اسلام کے اس جلیل مفکر نے مراکش کی ممتاز فاضل و عالم شخصیت سے مسجد میں ملاقات کی انہوں نے دوبارہ اس خواب کو سنا اور کہا کہ وہ واضح طور پر کچھ نہیں کہہ سکتے البتہ انکی یہ رائے ہے کہ وہ یہ خواب ہو بہو اس طریقے سے پاکستان کے صدر جنرل محمد ضیاء الحق کو جا کر سنائیں چنانچہ مفکر و عالم جلیل نے فوری طور پر مراکش سے پاکستان کا سفر اختیار کیا جنرل محمد ضیاء الحق کو انکی آمد کا علم ہوا تو انہوں نے فون پر رابطہ قائم کر کے عرض کیا کہ مفکر موصوف اسلام آباد تشریف لائیں۔ لیکن انہوں نے قانونی و سیاسی پیچیدگیوں کے پیش نظر معذرت کی جواب میں جنرل ضیاء الحق نے فرمایا کہ وہ دوپہر تک خود کراچی پہنچ جائیں گے اور دوپہر کا کھانا آپ کے ساتھ کھائیں گے اور نماز ظہر آپ کے پیچھے ادا کریں گے جنرل صاحب کراچی پہنچے کھانے کے بعد نماز ظہر ادا ہوئی ـــ انہوں نے جنرل صاحب سے اپنے آنے کا مقصد اور سارا واقعہ بیان کیا اور مراکش کے عالم جلیل کا بھی ذکر کیا ـــــ اس پر جنرل صاحب بہت دیر تک روتے رہے اور خاموش ہو گئے مفکر موصوف سے بغل گیر ہوئے اور فوری طور پر اجازت طلب کر کے واپس ائیر پورٹ چلے آئے اور وہاں سے اسلام آباد چلے گئے ۔ اسلام آباد پہنچ کر سعودی عرب کے فرمانروا شاہ فہد بن عبد العزیز سے فون پر رابطہ قائم کیا اور حالات کی خرابی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے یہ کہا کہ پاکستان حرمین شریفین کی خدمت کے سلسلے میں بعض حفاظتی معاملات میں حصہ لینا چاہتا ہے اور اس کا پورا خرچہ پاکستان برداشت کرے گا ـــ شاہ فہد نے آمادگی کا اظہار کیا چنانچہ پاکستان کے خدمت گزاروں پر مشتمل ایک تربیت یافتہ دستہ مدینہ منورہ پہنچا جو تفتیش و تحقیق کے ضمن میں جنت البقیع بھی پہنچے وہاں ایک حاجی کی نشاندہی پر ایک قبر کے قریب آنے والی آوازوں پر اور مزید تلاش و تحقیق کی۔ سعودی گورنر اور فوجی کمانڈروں سے رابطہ قائم کیا قبروں پر ایک جدید قسم کی مشین لگانے سے مزید آوازوں کا علم ہوا چنانچہ علماء مدینہ اور امام حرم مدنی کے فتووں پر جگہ کھودی